بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اول

"حکمتِ قرآن" کا زیرِ نظر شمارہ اس اعتبار سے سابق شماروں سے مختلف ہے کہ یہ پورا شمارا کُل تین مضامین پر مشتمل ہے۔ ان تین میں سے ایک مضمون "لغات و اعرابِ قرآن" تو معمول کا مضمون ہے، لیکن بقیہ دو مضامین یقیناً غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ بالخصوص "بیع مؤجل اور بیع مرابحہ" کے عنوان سے مولانا مفتی سیاح الدین کاکا خیل" کا مضمون چونکہ وقت کے ایک بہت اہم اقتصادی مسئلے سے متعلق ہے لہٰذا اس کی غیر معمولی طوالت کے باوجود مناسب خیال کیا گیا کہ اسے مکمل یکجا صورت میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ بعض دیگر معمول کے مضامین پرچے کی تنگ دامانی کے باعث شاملِ اشاعت نہیں کئے جاسکے۔

مولانا مفتی صاحب" کا مضمون ادھار چیز کو نقد کے مقابلے میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنے سے متعلق ہے۔ یہ مسئلہ ہمارے علماء کے مابین مختلف فیہ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بیع مؤجل کی یہ صورت جائز ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ادھار پر نقد کے مقابلے میں زیادہ قیمت پر فروخت کرے۔ یعنی کسی شے کی نقد قیمت اگر بالفرض سو روپے ہے تو وہی شے ادھار پر فروخت کرنے کی صورت میں خریدار سے ایک سو بیس روپے وصول کئے جائیں۔ جو علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں وہ "ہدایہ" کی ایک ایسی عبارت کا حوالہ دیتے ہیں جس سے بظاہر اس کے جواز کی طرف راہنمائی ہوتی ہے، لیکن اس عبارت کی تعبیر میں ایک سے زائد باتیں کہنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس مسئلے کا چونکہ بینکنگ کے موجودہ نظام سے متعلق بعض اہم امور کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے لہٰذا مفتی صاحب مرحوم نے اس کی اہمیت اور نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس پر قلم اٹھایا اور "ہدایہ" کی متعلقہ عبارت کے حوالے سے اس پر نہایت عالمانہ انداز میں مدلل بحث فرمائی اور واضح کیا کہ بیع مؤجل کی مذکورہ بالا صورت سود ہی کے ذیل میں آتی ہے۔

اسی موضوع پر مجلسِ علمی کراچی کے صدر مولانا محمد طاسین صاحب کا تحریر کردہ ایک فاضلانہ مقالہ ہم نے "میثاق" کے تازہ شمارے میں بھی شائع کیا ہے۔۔۔ علمائے کرام سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ان دونوں مقالات کا مطالعہ کریں، اگر ان قابلِ احترام بزرگان کے موقف میں کوئی غلطی پائیں تو تحریراً نشاندہی کریں، "حکمتِ قرآن" کے صفحات ان کے لئے حاضر ہیں، بصورتِ دیگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس موقف کو عام کیا جائے اور سود کے مکمل خاتمے کے لئے مل جل کر جدوجہد کی جائے!